عبدالرشید عراقی

حضرت العلام حضرت حافظ محمد محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۴۳ھ میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے لیے حرمین شریفین تشریف لے گئے اور ۱۱۴۵ھ تک آپ کا قیام حرمین شریفین میں رہا۔ اس دوران آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی اور الشیخ ابو طاہر الکروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۴۵ھ) سے حدیث میں استفادہ کیا۔

مولانا ابو یحیٰ امام خان نوشہروی لکھتے ہیں کہ ''۱۱۴۳ھ میں شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ مدینۃ النبی پہنچے اور شیخ ابو طاہر الکروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۴۵ھ) بن شیخ ابراہیم الکروی اعدنی کے درس میں الجامع الصحیح البخاری کا درس شروع تھا۔ اس میں شرکت کے علاوہ بقیہ کتب صحاح ستہ و موطا امام مالک و مسند دارمی و کتاب الآثار کے اطراف سنا کر سند و اجازت حاصل کی۔'' (تراجم علماء حدیث ہند: ص:۱۱ طبع دہلی)

ہندوستان واپسی اور خدمت و اشاعت حدیث میں سرگرمی ......

۱۱۴۵ھ میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان واپس تشریف لائے اور واپسی سے پہلے اپنے استاد شیخ ابو طاہر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ ''میں نے جو کچھ پڑھا تھا سب بھلا دیا سوائے علم حدیث کے۔''

شاہ صاحب کی پوری زندگی اس کی تصدیق کرتی ہے کہ وہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریح و تفہیم اور اس کی تدریس و تعلیم میں مصروف رہے۔ مولانا سید ابو الحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

''ہندوستان واپس آتے ہی انہوں نے حدیث کی نشر و اشاعت کے لیے گویا کمر کس لی اور بہت جلد ان کا مدرسہ رحیمیہ ہندوستان کے طول و عرض میں حدیث کی سب سے بڑی درسگاہ بن گیا۔ جہاں

ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے تشنگان علم حدیث نے پروانہ وار ہجوم کیا۔ ان مقامات میں سندھ اور کشمیر جیسے دور دراز مقامات بھی تھے۔'' (تاریخ دعوت وعزیمت ۱۹۰/۵)

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۱۷۶ھ میں وفات پائی۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ......

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند اکبر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مسند ولی اللہی دہلوی کے وارث ہوئے۔ آپ امام العلماء رئیس الفضلاء کے القاب سے یاد کیے جاتے تھے۔ آپ نے نصف صدی سے زیادہ حدیث کا درس دیا۔ آپ کے تلامذہ میں برصغیر کے نامور اور جلیل القدر علماء شامل ہیں۔ ۱۲۳۹ھ میں آپ نے رحلت فرمائی۔

حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ......

حضرت شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد مسند ولی اللہی دہلوی ان کے سپرد ہوئی۔ آپ نے بھی دہلی میں نصف صدی کے قریب حدیث کا درس دیا اور ان کے تلامذہ کی فہرست بھی طویل ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ ان کے درس کے بارے میں فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے آپ کے درس میں بڑی برکت عطا فرمائی۔ تمام بڑے بڑے علماء اُن کے شاگرد تھے۔ چند رسالے بھی اُن کی تصنیف ہیں۔ غدر کے بعد مکہ معظمہ ہجرت کر کے چلے گئے تھے اور وہاں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ آخر وہیں ۱۲۶۲ھ میں وفات پائی۔'' (مقالات سلیمان ۵۲/۲)

مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ......

مولانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ جب ۱۲۵۸ھ میں مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے برادر اصغر مولانا شاہ محمد یعقوب دہلوی کے ہمراہ مکہ معظمہ

ہجرت کی تو مولانا شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین بنایا۔ مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی فرماتے ہیں کہ:

''شاہ اسماعیل شہید کے اس مسابقت الی الجہاد و فوز بہ شہادت کے بعد ہی دہلی میں الصور الحمید مولانا شاہ محمد اسحاق صاحب فیضان جاری ہوگیا۔ جن سے شیخ الکل میاں صاحب السید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مستفیض ہوکر دہلی ہی کی مسند تحدیث پر متمکن ہوئے۔''

میاں صاحب کا یہ درس ساٹھ برس تک قائم رہا۔ ابتداء میں آپ تمام علوم پڑھاتے رہے، مگر آخری زمانہ میں صرف حدیث و تفسیر پر کاربند رہے۔

میاں صاحب کے اس مدرسہ واقع پھاٹک جیش خاں میں ہندوستان، بیرون ممالک ہر جگہ کے طالب علم تھے۔ جن میں سے بے شمار حضرات مسند تحدیث کے مالک بنے۔ ان میں سے بعض نے حدیث کی خدمت میں وہ حصہ لیا کہ جس کا تذکرہ رہتی دنیا تک ان شاء اللہ العزیز باقی رہے گا۔ مثلاً: السید عارف باللہ مولانا عبداللہ غزنوی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے صاحبزادہ معالی السید مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ امام جماعت اہل حدیث، شیخ پنجاب حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ (مولانا شمس الحق عظیم آبادی صاحب عون المعبود فی شرح سنن ابی داؤد میں فرماتے ہیں **لا اعلم اصوا فی تلامذۃ السید نذیر حسین المحدث الدھلوی اکثر تلامذۃ سنہ تدملاد ہنجاب بتلامذۃ**۔ میں نے میاں صاحب سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگردوں میں کسی کے شاگردان ے زیادہ نہیں دیکھے۔ آپ نے پنجاب کو شاگردوں سے بھر دیا۔ (نزہۃ الخواطر: ۸/۳۱۲)) استاد الاساتذہ حافظ عبداللہ غازی پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ (علامہ سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اس درسگاہ (میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی) کے تیسرے نامور حافظ عبداللہ غازی پوری ہیں جنہوں نے درس و تدریس کے ذریعہ خدمت کی اور کہا جا سکتا ہے کہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کے بعد درس کا اتنا بڑا حلقہ اور شاگردوں کا مجمع ان کے سوا کسی اور کو ان کے شاگردوں میں نہیں ملا۔ (مقدمۃ تراجم علماء حدیث ہند۔ص:۳۷۔طبع دہلی)) عون المعبود فی شرح ابی داؤد یعنی العلامہ شمس الحق ڈیانوی بہاری، مولانا عبدالعلی عبدالرحمان

مبارکپوری صاحب تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی' مولانا عبدالعزیز رحیم آبادی بہاری' مولانا شاہ عین الحق پھلواری' مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی' مولانا احمد اللہ محدث پرتاب گڑھی دہلوی' مولانا محمد سعید محدث بنارسی بانی مدرسہ سعیدیہ بنارس اور السید امیر حسین محدث' السید امیر احمد محدث و مولانا محمد بشیر ساکن قصبہ سہوان رحمہم اللہ تعالیٰ۔'' (ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات۔ص:۱۹،۲۰)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت میاں صاحب سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تدریسی خدمات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

''حضرت شاہ محمد اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں تنہا مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۰ھ) نے دہلی میں سالہا سال تک حدیث کا درس دیا اور آپ کے درس سے متعدد جلیل القدر ناشرین وشارحین حدیث پیدا ہوئے۔جن میں مولانا عبدالمنان وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ (جن کے کثیر التعداد تلامذہ پنجاب میں مصروف درس وافادہ تھے) عارف باللہ سید عبداللہ غزنوی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے فرزند جلیل مولانا عبدالجبار غزنوی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (والد مولانا سید داؤد غزنوی)' مولانا شمس الحق ڈیالوی رحمۃ اللہ علیہ مصنف غایۃ المقصود' مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا غلام رسول قلعوی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا محمد بشیر سہسوانی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا امیر احمد سہوانی رحمۃ اللہ علیہ' مولانا حافظ عبداللہ غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ' مولانا ابو محمد ابراہیم اروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ طریق النجاۃ' مولانا سید امیر علی ملیح آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحفۃ الاحوذی کے نام اس درس کی وسعت وافادیت کا اندازہ کرنے کے لیے کافی ہیں۔ (تاریخ دعوت وعزیمت ۵/۳۵۹،۳۶۰)

مولانا عزیز سلفی حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ: ''دہلی جہاں میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۰ھ) نے شاہ محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۶۲ھ) کی ہجرت (۱۲۵۸ھ) کے بعد مسند درس سنبھال رکھا تھا اور مکمل ۶۲ سال تک کتاب وسنت کی تدریس وتعلیم میں یکسوئی کے ساتھ مشغول رہے۔اس عرصے میں بلا مبالغہ ہزاروں طلباء ان سے مستفید ہوئے اور ہندوستان کے کونے کونے میں پھیل گئے۔بیرون ہند سے بھی لوگ جوق در جوق آتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ بلا اختلاف مسلک و

مشرب بعد کی کوئی بھی بڑی شخصیت ہندوستان میں ایسی نظر نہیں آئی' جو ان کے سلسلہ تلمذ سے منسلک نہ ہو۔ ہندوستان کیا پورے عالم اسلام میں اس صدی کے اندر کثرت تلامذہ میں میاں صاحب کی نظیر نہیں ہے۔ میاں صاحب کے تلامذہ نے ہندوستان میں پھیل کر خدمت اسلام کا ایک ایک میدان سنبھال لیا۔ (حضرت میاں صاحب دہلوی کے تلامذہ نے برصغیر (پاک و ہند) میں کتاب وسنت کی اشاعت کے سلسلہ میں جو ذرائع استعمال کیے' اُن کی تفصیل یہ ہے (۱) درس وتدریس (۲) دعوت وتبلیغ کے ذریعہ تحریک اصلاح وتجدید کی آبیاری (۳) تصوف وسلوک کی راہوں سے آئی ہوئی بدعات کی تردید (۴) تصنیف وتالیف (۵) باطل افکار ونظریات کی تردید اور دین اسلام اور مسلک حق کی تائید کا کام (۶) تحریک جہاد) اور پوری زندگی اشاعت کتاب وسنت میں گزاردی۔

درس وتدریس اور کثرت تلامذہ میں میاں صاحب کے جانشین ﴾......

حافظ عبدالمنان وزیرآبادی (م ۱۳۳۴ھ)' حافظ عبداللہ غازی پوری (م ۱۳۳۷ھ)' مولانا بشیر سہوانی (م ۱۳۲۶ھ)' مولانا عبدالوہاب ملتانی دہلوی (م ۱۳۵۱ھ)' مولانا احمد اللہ پرتاب گڑھی (م ۱۳۶۲ھ)' مولانا عبدالجبار عمرپوری (م ۱۳۴۴ھ)' مولانا غلام حسن سیالکوٹی (م ۱۳۳۱ھ) رحمۃ اللہ علیہم وغیرہم تھے۔ انہوں نے ساری زندگی حدیث پڑھنا اور پڑھانا مشغلہ رکھا۔ (مولانا شمس الحق عظیم آبادی حیات وخدمات۔ص:۲۱)

صاحب تذکرہ ﴾......

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے سلاسل میں حضرت العلام حافظ محمد محدث گوندلوی' حضرت الامام مولانا سید عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مولانا سید عبدالاول غزنوی رحمۃ اللہ علیہ' حضرت مولانا سید عبدالغفور غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ پنجاب اُستاد الحدیث عبدالمنان محدث وزیرآبادی رحمہم اللہ کے شاگرد تھے۔

ولادت اور نام ونسب ﴾......

آپ ۷ رمضان المبارک ۱۳۱۴ھ بمطابق ۸ فروری ۱۸۹۷ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام میاں

فضل دین تھا (جو علاء الدین (م ۱۳۳۹ھ) جو جامع مسجد اہل حدیث چوک نیائیں گوجرانوالہ اور استاد پنجاب حافظ عبدالمنان وزیر آبادی (م ۱۳۳۴ھ) سے مستفیض تھے۔)

تعلیم و تربیت ......

پانچ سال کی عمر میں حفظ قرآن مجید سے تعلیم کا آغاز ہوا۔ابھی قرآن مجید مکمل حفظ نہیں ہوا تھا کہ آپ کے والد محترم نے رحلت فرمائی۔ بہر حال دس سال کی عمر میں آپ نے قرآن مجید حفظ کر لیا۔اس کے بعد آپ کی والدہ محترمہ نے آپ کو جامع مسجد اہل حدیث چوک نیائیں گوجرانوالہ میں مولانا علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیج دیا۔ جہاں آپ نے عربی ادب اور صرف و نحو کی چند ابتدائی کتابیں پڑھیں۔

مدرسہ تقویۃ الاسلام امرتسر میں ......

گوجرانوالہ میں مولانا علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی کتابیں پڑھ کر آپ نے گوندلانوالہ کے ایک نیک سیرت شخص عبداللہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ جو ٹھیکہ دار تھے آپ کو مدرسہ تقویۃ الاسلام امرتسر میں داخل کرا دیا۔ مدرسہ تقویۃ الاسلام حضرت الامام مولانا عبدالجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی کتاب و سنت کی تعلیم میں مصروف تھا۔ حضرت صاحب نے اس مدرسہ میں تمام علوم اسلامیہ کی تکمیل چار سال کے مختصر عرصہ میں کی۔

علم معقول و منقول کی تحصیل مولانا عبدالرزاق اور مولانا محمد حسین ہزاروی رحمۃ اللہ علیہم سے کی۔ امرتسر سے فراغت کے بعد آپ وزیر آباد تشریف لائے اور استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث میں سند و اجازت حاصل کی۔

طبی تعلیم ......

علوم اسلامیہ کی تحصیل کے بعد آپ نے طبی تعلیم حاصل کرنے کے لیے دہلی کا رُخ کیا اور طبیہ کالج (جس کے بانی و موسس حکیم حافظ محمد اجمل خاں تھے) میں داخل ہوئے اور یہاں طب کا چار سالہ کورس مکمل کر کے آپ نے ''فاضل الطب والجراحت'' کی سند حاصل کی اور کالج میں اول آئے اور گولڈ میڈل

حاصل کیا۔

حافظ نعیم الحق نعیم مرحوم سابق ایڈیٹر ہفت روزہ الاعتصام لکھتے ہیں کہ: ''مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے' جب مجھے اس شخص (حافظ محمد گوندلوی) کے سامنے لیکچر دینا ہوتا ہے تو مجھے بہت تیاری کرنی پڑتی ہے)

فراغت تعلیم کے بعد......

فراغت تعلیم کے بعد آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور ذریعہ معاش طب کو بنایا۔ آپ نے مختلف اوقات میں جن دینی مدارس میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں' ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

(۱) دارالحدیث رحمانیہ دہلی' (۲) دارالحدیث گوندلانوالہ' (۳) جامعہ عربیہ دارالسلام عمر آباد (مدراس)' (۴) جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ' (۵) مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ' (۶) درس اعظم ڈاہلی والی مسجد قبرستان روڈ گوجرانوالہ' (۷) جامعہ اسلامیہ گلشن آباد گوجرانوالہ' (۸) جامعہ سلفیہ فیصل آباد' (۹) جامعہ اسلامیہ (مدینہ یونیورسٹی) مدینہ منورہ سعودی عرب۔

تلامذہ......

آپ نے نصف صدی سے زیادہ تدریسی خدمات انجام دیں۔ آپ کے تلامذہ کا شمار ممکن نہیں۔ لا یعلم جنود ربك الا هوا

یہاں آپ کے چند مشہور تلامذہ کا ذکر کیا جائے گا۔ جنہوں نے درس وتدریس اور خدمت حدیث (بذریعہ تصنیف) میں قابل قدر خدمات انجام دیں۔

(۱) مولانا عبید اللہ رحمانی مبارکپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح۔ (۲) مولانا نذیر احمد دہلوی رحمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ اہل حدیث اور سیاست۔ (۳) مولانا محمد یوسف کوکن عمری صاحب رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن تیمیہ۔ (۴) مولانا حافظ عبداللہ بڈھیمالوی رحمۃ اللہ علیہ' (۵) مولانا حافظ محمد اسحاق حسینوی رحمۃ اللہ علیہ' (۶) مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ' (۷) مولانا پیر محمد یعقوب قریشی رحمۃ اللہ علیہ' (۸) مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، شارح سنن نسائی۔ (۹) مولانا

ابوالبرکات احمد مدراسی رحمۃ اللہ علیہ' (۱۰) مولانا عبداللہ گوجرانوالہ' (۱۱) مولانا محمد اسحاق چیمہ رحمۃ اللہ علیہ' (۱۲) مولانا پروفیسر غلام احمد حریری رحمۃ اللہ علیہ' (۱۳) مولانا محمد صدیق فیصل آبادی رحمۃ اللہ علیہ' (۱۴) مولانا محمد عبدہ الفلاح رحمۃ اللہ علیہ' (۱۵) مولانا محمد علی جانباز حفظہ اللہ، شارح سنن ابن ماجۃ (۱۶) مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ، تصانیف کثیرہ۔ (۱۷) مورخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ' (۱۸) مولانا محمد اعظم گوجرانوالہ۔ نائب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ۔ (۱۹) مولانا حافظ عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ۔ (۲۰) علامہ حافظ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲۱) مولانا عبدالخالق قدوسی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲۲) مولانا علم الدین سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲۳) علامہ محمد مدنی بن حافظ عبدالغفور رحمۃ اللہ علیہ آف جہلم۔ (۲۴) مولانا عبدالرحمٰن عتیق وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۲۵) مولانا قاضی محمد اسلم سیف رحمۃ اللہ علیہ فیروز پوری۔ (۲۶) مولانا عطاء الرحمٰن اشرف سیالکوٹ۔ (۲۷) مولانا حکیم محمود سلفی بن شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی (۲۸) مولانا معین الدین لکھوی۔ (۲۹) مولانا عبدالقادر ندوی صدر جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن۔ (۳۰) مولانا عبیداللہ خاں حنیف۔ شیخ الحدیث جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور۔ (تذکرہ علماء اہل حدیث از میاں محمد یوسف سجاد ۳/ ۲۵۷۔ مضمون مولانا نعیم الحق نعیم رحمۃ اللہ علیہ الاعتصام لاہور۔ حافظ محمد محدث گوندلوی نمبر)

تصانیف ......

حضرت العلام محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ عربی' اُردو اور پنجابی نظم کے بلند پایہ مصنف بھی تھے۔ آپ کی تصانیف کی مجموعی تعداد ۲۷ ہے۔ جن کی فہرست درج ذیل ہے:

عربی ...... (۱) شرح مشکوٰۃ المصابیح (کتاب العلم تک لکھی گئی ہے)۔ (۲) امالی علی صحیح البخاری (الاعتصام لاہور ۲ شوال ۱۴۰۵ھ)۔ (۳) زبدۃ البیان فی تنقیح خصیتہ الایمان و تحقیق زیارۃ والنقصان۔ (۴) تحفۃ الاخوان۔ (۵) بغیۃ الفحول شرح مختصر رسالہ اصول فقہ شاہ اسماعیل شہید دہلوی۔ (۶) ارشاد القاری الی نقد فیض الباری۔

پنجابی ...... (۷) تحفۃ الواعظین (منظوم)۔

اُردو﴾...... (۸)صلوٰۃ مسنونہ۔ (۹)ردمولود مروج (۱۰)رسالہ حنفی و اہل حدیث (۱۱)اسلام کی پہلی کتاب۔ (۱۲)اسلام کی دوسری کتاب۔ (۱۳)اثبات التوحید فی ابطال التثلیث۔ (۱۴)شدت خیرالانام دوسروتریک سلام۔ (۱۵)خیرالکلام فی وجوب الفاتحہ خلف الامام (۱۶)التحقیق الراسخ فی ان احادیث رفع الیدین لیس لھا الناسخ۔ (۱۷)ترجمہ البدور البازغہ۔ (۱۸)تنقید المسائل۔ (۱۹)اہدائے ثواب۔ (۲۰)درحسن المولد۔ (۲۱)الاصلاح (۳ جلد)۔ (۲۲)ختم نبوت۔ (۲۳)معیار نبوت۔ (۲۴)دوام حدیث (۲ جلد)۔ (۲۵)کتاب الایمان۔ (۲۶)ایک اسلام بجواب دواسلام۔ (۲۷)حدیث کی دینی حجت۔ (جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات تذکرہ علماء اہل حدیث وبدام حدیث مضمون حافظ نعیم الحق نعیم رحمۃ اللہ علیہ الاعتصام لاہور ۲ شوال ۱۴۰۵)

اخلاق وعادات﴾......

حضرت العلام کے اخلاق وعادات کے بارے میں آپ کے تلمیذ رشید مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ فیصل آبادی نے راقم سے کئی بار فرمایا کہ:

”حضرت محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے خاموش طبع' خوش گفتار' بڑے عابد وذاکر اور متبع سنت تھے۔ جس زمانہ میں آپ مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے' جمعہ کے روز صبح دس بجے مسجد میں آجایا کرتے تھے اور نمازِ جمعہ تک ذکر واذکار اور عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ گفتگو ہمیشہ دھیمی آواز میں کرتے تھے۔ غیبت' چغلی اور حسد وغیرہ سے کوسوں دور تھے۔ ہمیشہ ایام بیض (۱۳،۱۴،۱۵ قمری تاریخ) کے روزہ رکھتے تھے۔ آخری عمر میں کمزوری کی وجہ سے روزے رکھنا چھوڑ دیئے تھے۔“

تبحر علمی﴾......

حضرت العلام محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے قوت حافظہ کی غیر معمولی نعمت سے نوازا تھا۔ کتاب ایک دفعہ نظر سے گزر گئی وہ سینہ میں محفوظ ہو جاتی تھی۔ علومِ اسلامیہ یعنی تفسیر' حدیث' فقہ' تاریخ وسیر' اسماء الرجال' لغت وادب' فلسفہ ومنطق اور علم کلام پر یکساں عبور حاصل تھا۔ جن دنوں میں آپ مدینہ یونیورسٹی میں تدریس فرماتے تھے' آپ سے ایک علمی مجلس میں شیخ محمد امین صاحب تفسیر ”اضواء البیان“ نے

چند روایات کے بارے میں دریافت کیا۔آپ نے فرمایا یہ سب روایات جامع الترمذی میں بھی موجود ہیں۔لیکن مجلس میں موجود علماء نے انکار کیا کہ یہ روایات جامع الترمذی میں موجود نہیں ہیں۔لیکن آپ نے تمام روایات جامع الترمذی میں دکھادیں تو شیخ محمد امین نے فرمایا

ما رایت اعلم علی وجه الارض من هذا الشیخ ۔"میں نے روئے زمین پر ان سے بڑھ کر عالم نہیں دیکھا۔"

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ حضرت العلام محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔آپ بڑے والہانہ انداز میں استاد مرحوم کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔اکثر فرمایا کرتے تھے:
"حضرت العلام جیسا ٹھوس عالم اس وقت مشرق ومغرب میں نہیں ہے۔میرے نزدیک اس دنیا کی سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ وہ میرے مشفق استاد ہیں۔"

مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز حفظہ اللہ حضرت العلام محدث گوندلوی کے علم وفضل اور تبحر علمی کے معترف ہیں۔مولانا جانباز فرمایا کرتے ہیں کہ:"حضرت العلام محدث گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسا ٹھوس عالم شریف النفس اور نیک انسان اور صاحب زہد وورع شخص میں نے نہیں دیکھا۔مجھے ان سے بہت زیادہ محبت ہے۔"

وفات......

حضرت العلام ۲ فروری ۱۹۸۵ء کو نماز تہجد کے لیے اُٹھے اور وضو کے لیے غسل خانہ میں گئے۔ضعف اور پیری کی وجہ سے پاؤں پھسل گیا۔جس کی وجہ سے ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔۵ فروری کو آپریشن ہوا لیکن افاقہ نہ ہوا۔آخر آپ نے ۱۴ رمضان ۱۴۰۵ھ بمطابق ۴ جون ۱۹۸۵ء کو انتقال کیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ الحدیث مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان کلاں میں شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔**اللهم اغفره وارحمه**۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆